وَاعِظُ الْجُمُعَۃ

یومِ امامِ اہلسنّت

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی



معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: یومِ امامِ اہلِ سنّت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۷

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء

یومِ امامِ اہلِ سنّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

ولادتِ باسعادت

برادرانِ اسلام! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دِین وملّت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت باسعادت، شہر بریلی کے محلہ جَسولی میں، ۱۰ شوّال المکرَّم ۱۲۷۲ھ، بروز ہفتہ، وقتِ ظہر/ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔ سنِ پیدائش کے اعتبار سے آپ کا تاریخی نام "المختار" ہے۔ آپ قدّس سرّہٗ کا نام محمد ہے، جبکہ دادا حضور نے آپ کو احمد رضا کہہ کر پکارا، اور اسی نام سے آپ مشہور ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے نام کے ساتھ "عبد المصطفی" لقب کا اضافہ کیا، جب آپ دستخط کرتے تو "عبد المصطفی احمد رضا" لکھا کرتے[1]، ایک نعتیہ غزل کے مقطع میں بھی یوں تحریر فرماتے ہیں: ؏

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الرد والمناظرۃ، رسالہ "الزُّلال الأنقى مِن بَحر سبقة الأتقى" ۲۴۱/۲۱۔ "حیاتِ اعلیٰ حضرت" ولادت باسعادت، ۱۰۲/۱، ۱۰۳۔

خَوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

تیرے لیے امان ہے! تیرے لیے امان ہے![1]

مُرَوَّجہ عُلوم کی تکمیل اور مَسندِ اِفتاء کی ذمّہ داری

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صرف تیرہ سال، دس ماہ، چار دن کی عمر میں، تمام مُرَوَّجہ عُلوم کی تکمیل، اپنے والدِ ماجد، رئیس المتکلمین، علّامہ مفتی نقی علی خان قدّس سرّہٗ کی بارگاہ میں کی، اور اُسی دن آپ نے ایک سوال کے جواب میں پہلا فتوی بھی تحریر فرمایا، جواب درست پاکر والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی، تب سے تادمِ اخیر آپ بحُسن و خوبی یہ خدمت انجام دیتے رہے[2]۔

بیعت اور اجازت و خلافت

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۱۲۹۴ ھ/۱۸۷۷ء میں اپنے والدِ ماجد علّامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہمراہ، حضرت شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں مارَہرَہ مطہَّرہ حاضر ہوئے، اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے مشرَّف ہوکر، اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے[3]۔

متعدّد علوم و فنون پر دسترس

اللہ تعالی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو متعدّد عُلومِ جلیلہ سے نوازا، آپ نے کم و بیش پچاس عُلوم میں قلمی خدمات انجام دیں، اور قابلِ قدر کُتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ان تمام علوم و فنون میں انتہائی دسترس حاصل تھی۔

---

(۱) "حدائقِ بخشش "عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے، حصّہ اوّل، ص۱۷۹۔

(۲) "حیاتِ اعلی حضرت "فتوی نویسی، ۱/۳۲۳۔

(۳) "حیاتِ اعلی حضرت "مارَہرَہ شریف کی حاضری اور بیعت، ۱/۱۲۱، ۱۲۲۔

چشمانِ سر سے زیارتِ سرکار ﷺ

جب امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حجِ بیت اللہ کے لیے حاضر ہوئے، تو بالمشافہ زیارتِ نبیِّ رحمت ﷺ کی آرزو لیے، روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلاۃ وسلام پیش کرتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، اس موقع پر ایک نعتیہ غزل لکھی، جس کے مَطلع میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمید، یوں بیان کی: ع

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں(۱)

لیکن مَقطع میں مذکورہ واقعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا: ع

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں!(۲)

یہ غزَل عرض کرکے دیدار کے انتظار میں باادب حاضر تھے، کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشمانِ سر سے حالتِ بیداری میں زیارتِ حضورِ اقدس ﷺ سے مشرَّف ہوئے(۳) ذلك فضلُ الله يُؤتيه مَن يشاء!.

چَودھویں صدی کے عظیم مجدِّد امام احمد رضا

حضراتِ محترم! یقیناً امام احمد رضا قدّس سرّہٗ اپنے زمانے کے مجدّدِ اعظم ہیں، آپ کی ہمہ گیر شخصیت کئی زاویوں سے بے نظیر وبے مثال ہے، ہیئت، ہَندسہ، تَوقیت

---

(۱) "حدائقِ بخشش" وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں، حصّہ اوّل، ص۹۹۔

(۲) ایضًا، ص۱۰۰۔

(۳) "حیاتِ اعلیٰ حضرت" بیداری میں زیارتِ نبوی، ۱/۱۳۶، ۱۳۷۔

ومَساحت، جَبر ومقابلہ، مثلّثِ کُرَوی، مثلّثِ مسطّح، غرض کہ اپنی صدی کے جملہ علوم وفنون میں وہ نہ صرف یکتائے روزگار، بلکہ فقید المثال نظر آتے ہیں۔ امریکی منجم(American Astronomer) نے جب تمام سیارگان کے اجتماع کی بنیاد پر قیامت کی پیش گوئی کی، تو اِسی بطلِ جلیل امام احمد رضا نے "علمِ ہیئت" کی رُو سے، اس منجم کی بنیاد اجتماعِ سیارگان کو منتشر کرکے رکھ دیا!۔

جب دنیا کے آباد اور غیر آباد حصوں کی بات آئی، تو بذریعہ مثلّثِ کُرَوی ہر خشک وتر، دَشت وجبل اور صحراء وجنگل میں سَمتِ قبلہ سے متعلق، ایسے ضابطے بیان فرمائے کہ ایک مستقل کتاب بنام "كشف العِلّة عن سَمت القبلة"[1] وُجود میں آگئی!۔

یہی نہیں بلکہ بذریعہ زِیج علویین (زُحل ومشتری) کے چار قِرانوں میں سے قِرانِ اعظم کی بنیاد پر، قربِ قیامت کی پیشین گوئی بھی فرمادی! یہی وہ کمالات تھے جن کے سبب آپ کی صدی کے بڑے بڑے ماہرینِ علوم وفنون، آپ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے، یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ زمانے بھر میں تمہارا ہی نام رَوشن ہے: ع

رضا یہ نعتِ نبی نے بلندیاں بخشیں![2]

تصنیفاتِ امام احمد رضا

كنز الإيمان في ترجمة القرآن

امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ بھی کیا، جسے عالمِ اسلام میں "كنز الإيمان في ترجمة القرآن" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس ترجمہ کو اب تک

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، رسالہ "كشف العلّة" ۴/۶۰۷-۶۹۸۔

(۲) "حدائقِ بخشش" "تمہارے ذرّے کے پرتَو ستارہائے فلک، حصّہ اوّل، ص۷۴۔

انگریزی (میں تین ۳ بار)، ہندی، سندھی، گجراتی، ڈچ (Dutch)، بنگلہ اور پشتو زبانوں میں ڈھالا جا چکا ہے۔

فتاوی رضویہ

یہ فتاوی ابتداءً جہازی سائز کی بارہ ۱۲ جلدوں میں، دس ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل تھے۔ "جامعہ نظامیہ رضویہ" لاہور سے ان فتاوی کے حوالہ جات کی تخریج، اور عربی وفارسی عبارات کے ترجمے کا اہتمام کیا گیا، یہاں تک کہ تیس ضخیم جلدوں میں تقریباً بائیس ہزار ۲۲۰۰۰ صفحات پر، ۶۸۴۷ سوالات کے جوابات مرتّب کیے گئے، اس مجموعہ کے متعدّد ایڈیشن شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں، والحمد للہ!۔ اس ایڈیشن میں ۲۰۶ رسائل مطبوع ہیں، اور اس ایڈیشن کا سہرا استاذنا مفتیٔ اعظم پاکستان، حضرت علّامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی پوری ٹیم کے سر ہے۔

یہاں ایک ضروری بات ملحوظ رہے کہ ہمارے "ادارۂ اہلِ سنّت کراچی" سے ۲۲ جلدوں والے جدید ایڈیشن میں تقریباً سو ۱۰۰ فتاوی ایسے شامل کیے گئے ہیں، جو اِس سے پہلے "فتاوی رضویہ" کے ساتھ کبھی شائع نہیں ہوئے، اور مزید ۱۶ وہ رسائل بھی شامل کیے گئے ہیں، جو پہلی بار "فتاوی رضویہ" کے اس ایڈیشن کے ساتھ طبع ہوئے ہیں(۱)۔

حدائقِ بخشش (نعتیہ دیوان)

سیّدی اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" اردو نعتیہ شاعری کا ایک اہم شاہکار ہے، جس نے اپنے بعد والے تمام نعت گو شعراء کو، ادب، احترام اور تعظیم کا راستہ دکھایا، اس دیوان کی نعتیں آج بھی پاک وہند وغیرہ میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں، "حدائقِ بخشش" کا قصیدۂ سلامیہ ع

(۱) "فتاوی رضویہ" "تشکر و معروضات"، ۱/۲۵-۲۷، ملتقطاً۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام[1]

اَطرافِ عالَم میں جہاں جہاں اردو سے واقفیت رکھنے والے پائے جاتے ہیں، وہاں بہت ہی مشہور اور مقبولِ خاص وعام ہے، اس کا انگریزی ترجمہ پروفیسر غیاث الدّین مرحوم (U.K) نے کیا، اور اس کا منظوم عربی ترجمہ فاضلِ جلیل ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے کیا ہے۔

اردو شاعری میں امام اہلِ سنّت کا وہ اعلیٰ مقام ہے، کہ اردو زبان کی ابتداء سے لے کر آج تک، آپ کا ہم پلّہ شاعر کوئی پایا ہی نہیں گیا!۔

عالَمِ عرب میں آپ کی مقبولیت

عزیزانِ مَن! یُوں تو عالَمِ عرب میں امام احمد رضا قدّس سرّہٗ کا پہلا تعارُف اس وقت ہوا، جب وہ ۱۲۹۵ ہجری مطابق ۱۸۷۸ عیسوی میں اپنے والدِ ماجد علّامہ مفتی نقی علی خان قادری قدّس سرّہٗ کے ہمراہ، پہلی بار حج بیت اللہ کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ اس موقع پر حرمِ مکّہ مکرّمہ کے امامِ شافعیہ، اور وقت کی عظیم شخصیت، حضرت مفتی سیّد حسین بن صالح جمل اللیل مکّی قدّس سرّہٗ (ت ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۸۸۷ عیسوی) نے بغیر کسی سابقہ تعارُف کے (مسجدِ حرام میں بعد نمازِ مغرب) امام احمد رضا کا ہاتھ پکڑا، اور ان کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھے: "میں اس پیشانی میں اللہ کا نُور دیکھ رہا ہوں!"۔ امامِ اہلِ سنّت قدّس سرّہٗ کے اس پہلے سفر کے موقع پر، آپ کی علمی بصیرت کو دیکھتے ہوئے شیخ حسین بن صالح کے علاوہ، مفتیٔ شافعیہ سیّد احمد زَینی دَحلان (ت ۱۲۹۹ ہجری مطابق ۱۸۸۱ عیسوی)، مفتیٔ حنفیہ شیخ عبد الرحمن سراج مکّی (ت ۱۳۰۱ ہجری

---

(۱) "حدائقِ بخشش "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، حصّہ دُوم، ص۲۹۵۔

مطابق ۱۸۸۳ عیسوی) اور دیگر اکابر علمائے کِرام نے تفسیر، حدیث اور علمِ فقہ وغیرہ میں آپ کو اجازات واَسانید سے نوازا[1]۔

امامِ اہلِ سنّت کی عربی تصنیفات نے علمائے اسلام، خصوصًا علمائے عرب میں ان کے علمی وقار، اور فقہ، حدیث اور دیگر علومِ اسلامیہ میں آپ کے بلند مقام کو رُوشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں دوسری بار حج کی سعادت پائی، پھر مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ایک ماہ تک مدینہ طیّبہ میں رہ کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیضیاب ہوتے رہے۔ مکّہ معظّمہ اور مدینہ طیّبہ کے بڑے بڑے علمائے کرام نے آپ کے علمی کمالات، اور دینی خدمات سے متأثِر ہو کر آپ کے دستِ حق پرست پر شرفِ بیعت حاصل کیا، اور آپ کو اپنا استاد وپیشوا مانا، یوں آپ کی بڑی پذیرائی ہوئی، جس کا تحریری نمونہ پیشِ خدمت ہے:

امام احمد رضا مشاہیر کی نظر میں

(۱) مکّہ مکرّمہ کے مفتئ حنفیہ، شیخ محمد صالح ابنِ علّامہ شیخ صدیق کمال (ت ۱۳۳۲ھ) نے امام احمد رضا کی کتاب "الدولة المكّية" پر تقریظ کے آخر میں اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار، دعائیہ انداز میں کچھ اس طرح کیا: "الٰہی! اس استاذِ کبیر اور عالم کمال ماہر کی عمر میں فزونی وبرکت ودرازی عطا کر؛ تاکہ وہ ہر سخت جاہل گمراہ کے حق میں پھندا اور کانٹا ہو!"[2]۔

---

(۱) "حیاتِ اعلی حضرت" حج وزیارت (اوّل) ۱/۱۳۳، ملتقطاً۔

(۲) "الدّولة المكّية" تقريظ٦: الشيخ محمد صَالح ...إلخ، صـ٢٨١.

(۲) مسجدِ نبوی شریف میں مدرِّس، شافعی عالمِ دین، شیخ علی بن احمد محضار نے فرمایا: "علّامۂ کامل، استاذِ فاضل، احمد رضا خان، جن کے سبب خدا نے اس زمانہ میں مسلمانوں کی فریادرَسی فرمائی"[۱]۔

(۳) شیخ سیّد یوسف عطاء بغدادی (ت ۱۳۳۶ھ) نے فرمایا: "ہمارے مولی فاضل، صاحبِ عرفان، میرے سردار شیخ احمد رضا خان صاحب قادری"[۲]۔

(۴) شیخ محمد امین سوَید دِمشقی (ت ۱۳۵۵ھ) نے فرمایا: "علّامۂ کبیر، فہّامۂ شہیر، کامل محقق و مدقق شیخ احمد رضا خان"[۳]...الخ۔

(۵) مولانا خلیل الرحمن سہارنپوری نے "مدرسۃ الحدیث" پیلی بھیت کے ایک اِجلاس، منعقدہ ۱۳۰۳ ہجری میں، علم الحدیث پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک محققانہ اور پُر مغز تقریر سن کر، اپنا یہ تأثُر بیان کیا کہ "اگر اس وقت میرے والدِ ماجد مولانا علی احمد محدِّثِ سہارنپوری محشّیٔ "بخاری" ہوتے، تو وہ آپ کے تبحرِ علمی کی دل کھول کر داد دیتے، اور انہیں اس کا حق بھی تھا"۔ مولانا وصی احمد محدِّث سُورتی اور مولانا محمد علی مونگیری بانیٔ "دار العلوم ندوۃ العلماء" نے بھی اس بات کی تائید فرمائی[۴]۔ ع

مسلکِ حق کی ضمانت ہے تیرا نام رضا
شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا[۵]

---

(۱) المرجع نفسه، تقريظ ۳۰: الشيخ علي بن أحمد المحضار، صـ۳۲٤.

(۲) المرجع السابق، تقريظ ٥٤: الشيخ السيّد يوسف عطاء، صـ۳۸۱.

(۳) المرجع السابق، تقريظ ٥٦: الشيخ محمد أمين ...إلخ، صـ۳۸۷.

(۴) "ماہنامہ اشرفیہ" مبارکپور، اپریل ۱۹۷۷ء، مقالہ مولانا محمود احمد قادری۔

(۵) "بیاضِ پاک حجۃ الاسلام" "نذرانۂ عقیدت"، ص۳۵۔

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سِوا تم ہو

قسیمِ جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو[1]

لقبِ مجدِّد

علمائے عرب وعجم نے آپ کو مجدِّد کے لقب سے پکارا، جن میں یہ حضرات سرِفہرست ہیں:

(۱) شیخ سیّد اسماعیل بن خلیل (امین کتب خانہ حرمِ مکّی) نے فرمایا: "ہمارے شیخ علّامہ مجدِّد، جو علی العموم تمام استادوں کے شیخ ہیں، حضرت احمد رضا خان"[2]...الخ۔

(۲) شیخ سیّد حسین ابن علّامہ سیّد عبد القادر طرابُلسی (مدرّسِ مسجدِ نبوی) فرماتے ہیں: "علّامہ کمال ماہر، اور فہّامۂ مشہور، حامئ ملّتِ محمدیّہ طاہرہ، مجدّدِ مائۃِ حاضرہ، میرے استاذ وپیشوا، حضرت مولانا احمد رضا خان"[3]۔

(۳) علّامہ موسی بن علی شامی ازہری (۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں زندہ تھے) نے امامِ اہلِ سنّت کے بارے میں فرمایا: "اماموں کے امام، اس اُمّت کے دین کے مجدِّد، جو یقین کے نُور اور قُلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں، یعنی شیخ احمد رضا"[4]...الخ۔

جس طرح عالمِ اسلام کے ان علمائے کرام نے، آپ کی عظمت وامامت اور آپ کے مجدّد ہونے کا اقرار کیا، ایسے ہی پاک وہند کے جلیل القدر علمائے اہلِ سنّت نے بھی، آپ کے ان اَوصاف کا اعتراف کیا، جسے تفصیل درکار ہو وہ

---

(۱) کلام خلیفۂ اعلی حضرت، سفیرِ اسلام مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۲) "الدولة المكّية" جلائل التقريظات، تقريظ ۱: الشيخ ...إلخ، صـ۲٦۹.

(۳) المرجع نفسه، جلائل التقريظات، تقريظ ۲۳: الشيخ ...إلخ، صـ۳۰۹.

(٤) المرجع السابق، جلائل التقريظات، تقريظ ۳۹: الشيخ ...إلخ، صـ۳٥۲.

"الدّولة المكّيّة"، "حسام الحرمَين" اور "الصّوارم الهنديّة" [شیر بیشۂ اہلِ سنّت علّامہ حشمت علی خان لکھنوی (ت۱۳۸۰ھ) کی تالیف، جس میں ہندوستان کے علمائے اہلِ سنّت کی تصدیقات اور "حُسام الحرَمین" پر ان] کی تقریظات، و"حیاة الموات في بیان سماع الأموات"، "فتاوی الحرمَین برَجف ندوة المین" اور امام احمد رضا کی دیگر تصنیفات ملاحظہ کرے!۔

یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ اکابرِ دیوبند میں مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی محمود الحسن دیوبندی اور مولوی انور شاہ کشمیری نے امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالٰی کا زمانہ پایا، مگر ان میں سے کوئی بھی آپ کی کسی ایک کتاب کا بھی علمی و تحقیقی جواب نہیں دے سکا! ع

تیرے اَعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیاء کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

امامِ اہلِ سنّت سرکار اعلی حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قلمِ حقیقت ع

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں، نہ شر کریں![1]

کہ رضا کا قلم گستاخانِ رسالت اور منکرینِ شانِ نبوّت کے لیے خنجرِ خونخوار ہے، جب چلتا ہے تو بجلیاں گراتا ہے، کہ اَعدائے دین اپنی خیر منائیں!۔

امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت رحمہ اللہ تعالٰی نے جو کچھ لکھ دیا، اس کا جواب کوئی کہاں سے لائے گا؟! سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اہلِ توہین و اہلِ تنقیص، دشمنانِ صحابۂ کرام

---

(۱) "حدائقِ بخشش" "اہلِ صراط رُوحِ امیں کو خبر کریں"، ص۹۸۔

ومنکرینِ اہلِ بیت، ومُعاندینِ اولیاء اللہ کی جو علمی و تحقیقی گرفت فرمائی، اور جس انداز سے شرعی اَحکام واضح فرمائے، اس بِنا پر ان کا مدّ ِمقابل و حریف و مخاطَب، ہزار کذب بیانیوں اور دَروغ گوئیوں سے کام لے، مگر حقیقت نہیں چھپا سکتا؛ کیونکہ ع

پڑ گیا ہے پشت پر اَعداء کے اب کیا جائے گا
تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری

چیر کر اَعداء کا سینہ دل سے گزری آر پار
تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری(۱)

سب سے بڑی فیصلہ کن بات یہ ہے کہ امامِ اہل سنّت سیّدنا اعلیٰ حضرت قدّس سرّہٗ کے خلاف، نت نئے مصنّفین وخود ساختہ مُناظرین نے، ہزاروں اِلزام تراشیوں کے طوفان تو اٹھائے، مگر آپ پر کوئی شرعی حکم و فتویٰ نہیں لگا پائے! ہزار اِلزام تراشیوں کے باوُجود آپ کو مؤمن، مسلمان، صاحبِ ایمان اور عاشقِ رسول مانتے رہے! آپ کی اقتداء میں نماز کو جائز قرار دیا، آپ کے عقید تمندوں اور متّبعین کو مسلمان جانا اور مانا! اس کے واضح و ناقابلِ تردید ثبوت اور مدلّل شواہد، متعدّد تصنیفات میں اشرف علی تھانوی، خلیل انبیٹھوی، رشید گنگوہی، انور شاہ کشمیری، ادریس کاندھلوی، مفتی محمد شفیع دیوبندی، منظور سنبھلی، مفتی عزیز الرحمن، ثناء اللہ امرتسری فاضلِ دیوبند غیر مقلّد وغیرہم کی مستند و معتبر کتب ورسائل اور فتاوی کی صورت میں موجود ہیں۔ جب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مؤمن، مسلمان، عاشقِ رسول مان لیا، آپ کی اقتداء میں جوازِ نماز کا قول کیا، تو جملہ اعتراضات واِلزامات

---

(۱) "قبالۂ بخشش" آبرُوئے مومناں احمد رضا قادری، ص۳۴۹۔

خود بخود کالعدم ہوگئے، اور ان کی کوئی حیثیت و اہمیت باقی نہ رہی!!۔

مسئلۂ توہین و تکفیر

یہاں پر ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ ہمارا حریف و مدِّ مقابل گروہ، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایمان، اسلام اور علم و فضل کی شہادت دینے، اور اقرار کرنے کے باوُجود "تحذیر الناس"، "براہینِ قاطعہ"، "حفظ الایمان"، فتویٰ اِمکان وُقوعِ کذب کی، توہین و تنقیص آمیز گستاخانہ عبارات پر، مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت قدّس سرّہٗ کے لگائے گئے حکمِ شرعی سے بہت نالاں ہے! اور امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر (معاذاللہ) تکفیرِ مسلمین کا اِلزام بھی لگاتا ہے، حالانکہ ان حضرات پر تکفیر کا حکمِ شرعی دینے والے سرکار اعلیٰ حضرت تنِ تنہا نہیں، بلکہ "حُسام الحرمین" اور "الصوارم الہندیّہ" ملاحظہ ہو! حرمین شریفین اور برصغیر پاک و ہند کے سینکڑوں خداترس علمائے کرام نے، ان توہین آمیز عبارات پر کفر کا حکم دیا ہے! اور حق یہ ہے کہ اگر توہین نہ ہوتی تو تکفیر بھی نہ ہوتی! ع

نہ توہین ہوتی، نہ تکفیر ہوتی　　　رضا کی خطا اس میں بتلاؤ کیا ہے؟![1]

آپ ہی وہ عظیم عبقری شخصیت ہیں جن پر دنیا بھر کے تقریبًا دو درجن سے زائد لوگ ڈاکٹریٹ (P.H.D) کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں، اور کئی حضرات آج بھی مختلف بینَ الاقوامی جامعات (Universities) میں امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر، ایم، فِل (M.PHIL) اور پی، ایچ، ڈی (P.H.D) کر رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں چند دہائیوں میں شاید ہی کسی شخصیت پر اس قدر کثرت سے تحقیقی کام ہوا ہو!۔

(1)https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=pfbid02uVzPN7Pr2dcxtYFTRs3yHkfSPJLU1R8ckEt7XtxufsybfepgUzRzvWdyTWMb7Yg2l&id=100069386298570&refsrc=deprecated&_rdr

امامِ اہلِ سنّت قدّس سرّہٗ نے اپنی ساری زندگی شریعتِ محمدیّہ کی پیروی، اور سنّتِ مصطفی کی ترویج واِشاعت میں بسر کی! اس کا صلہ یہ ہے کہ آج عالَم میں ہر سُو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور آپ کی علمی خدمات کا چرچا ہو رہا ہے، آپ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے، جنہیں اہلِ علم ودانش کبھی فراموش نہیں کر پائیں گے!۔

مدح وثناء خوانی میں آپ کا مقام ومرتبہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس پیکرِ حق وصداقت، حاملِ علم ومعرفت کا نام ہے، جسے ﴿عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾[1] "ہم نے اسے اپنا علمِ لدُنی عطا کیا" کی تشریح، اور ﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾[2] "اللہ تعالی سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں" کی تصویر، اور ﴿وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ﴾[3] "پختہ علم والے" کی تفسیر کہیں تو بے جا نہ ہوگا! مدح وثناء خوانی میں آپ حافظ شیرازی، امام بُوصیری وجامی کا سا مقام رکھتے ہیں، بلکہ اگر آپ کو "حسّان الہند" کہا جائے تو اس میں ہرگز مُبالغہ نہیں!۔

مجدّدِ اعظم سیّدی امام احمد رضا فاضل بریلوی قدّس سرّہٗ پر، پوری دنیا میں تحقیقی کام جاری ہے، ہر سُو آپ کے علمی کارناموں کو سراہا جا رہا ہے، بڑی بڑی شخصیات نے امام اہلِ سنّت جیسی عظیم ہستی پر قلم اٹھایا[4]۔

امام احمد رضا رحمہ اللہ کی خدمات، اور ان کے بارے میں ہونے والے عظیم کاموں،

---

(١) پ١٥، الكهف: ٦٥.

(٢) پ٢٢، فاطر: ٢٨.

(٣) پ٣، آل عمران: ٧.

(٤) "ماہنامہ تحفظ" مئی 2009ء، امام احمد رضا خان اور مسعودِ ملّت، ۲۹، ملخصًا۔

اور آپ کی شخصیت پر علماء، مشائخ اور مخالفین کے تاثُرات، آپ کی قومی اور عالمی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں! ع

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیے ہیں[1]

وِصال شریف

امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وفات سے چھ ماہ قبل خود اپنے وِصال کی خبر دے کر، ایک آیتِ قرآنی سے سالِ وفات کا اِستخراج فرمایا، وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے: ﴿وَ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ اَكۡوَابٍ﴾[2] "ان پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا"[3]۔

۲۵ صفر المُظفّر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو، جمعۃ المبارک کے دن، ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذانِ جمعہ کے وقت، اُدھر مُؤذِّن نے حَيَّ عَلَى الفَلاح کہا، اور اِدھر امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین ومِلّت، الشاہ امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہا، إِنّا لله وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُون! آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مزارِ پُرانوار بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے[4]۔

اہلِ حق اہلِ سنّت کے مسلَّم امام و مجدِّد، سیّدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی عالَمی مقبولیت، اور آپ سے اہلِ حق کی عقیدت و محبت کا یہ عالَم ہے، کہ معلومات اور عالمی سنّی رابطہ کے مطابق، سرکار اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت

---

(۱) "تجلیاتِ امام احمد رضا" اَز مولانا امانت رسول قادری، ص۹۰۔

(۲) پ۲۹، الدهر: ۱۵.

(۳) "سوانحِ امام احمد رضا" مسافرِ عالمِ بالا کی پیشین گوئی، ص۳۸۳، ۳۸۴۔

(۴) "سیرتِ اعلیٰ حضرت" وصال، ص۱۲۸۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عرس سراپا قدس، "یومِ رضا"، "یومِ امام احمد رضا"، "امام احمد رضا کانفرنس"، "امامِ اہل سنّت کانفرنس" کی صورت میں، نہ صرف پاک و ہند اور بنگلہ دیش، بلکہ متعدّد ایشیائی، افریقی، یورپی اور عرب ممالک میں بھی شان وشوکت اور عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے! جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بڑی گیارہویں شریف کے بعد، مسلمانانِ عالَم کی بڑی اور عالمی، دینی و رُوحانی تقریبات میں سے ایک، عرسِ اعلیٰ حضرت بھی ہے! پاک و ہند میں تو - ماشاء اللہ - عرسِ قادری رضوی کی یہ مبارک تقریبات ایک ایک شہر میں کئی کئی جگہ فیض بخشِ عام ہوتی ہیں، جو آپ کی مقبولیتِ عامّہ کی واضح دلیل ہے! ع

اے رضا روز ترقی پہ ہے چرچا تیرا — اَوجِ اعلیٰ پہ چمکتا ہے ستارا تیرا

اہلِ سنّت کے دلوں میں ہے محبت تیری — دشمنِ دیں کو سَدا رہتا ہے کھٹکا تیرا

اور یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ ع

مدّت ہوئی ہے آپ کو پردہ کیے ہوئے — لیکن ہر ایک بزم میں چرچا رضا کا ہے

بحمدہ تعالیٰ ہمارے وطنِ عزیز اسلامی جُمہوریہ پاکستان میں، کراچی سے پشاور تک چلے جائیں، جگہ جگہ، شہر بہ شہر "جامعہ قادریہ رضویہ"، "جامعہ غوثیہ رضویہ"، "جامعہ چشتیہ رضویہ"، "جامعہ نقشبندیہ رضویہ"، "جامعہ حنفیہ رضویہ"، "جامعہ اُویسہ رضویہ"، "جامعہ برکاتیہ رضویہ"، "جامعہ نوریہ رضویہ"، "جامعہ سعیدیہ رضویہ" کی صورت میں ہزاروں مدارس وجامعاتِ اہلِ سنّت آپ کے اسمِ گرامی سے منسوب نظر آئیں گے، جو آپ کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے! ع

احمد رضا کے فیض کے ہیں در کھلے ہوئے

برکاتِ مصطفی کے ہیں پرچم لگے ہوئے

اور یہ بھی ایک بامُشاہدہ حقیقت ہے کہ ع

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے

جس سَمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

اور کیوں نہ ہو؟ کہ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب سے ہوش سنبھالا، اس وقت سے لے کر تادمِ اخیر، اپنی ساری زندگی دینِ اسلام کی خدمت، اور سنّیت کی نشر واِشاعت میں صرف کی، اور بکثرت کتابیں لکھیں، جن میں "فتاوی رضویہ" سب سے ضخیم ہے، علمی تحقیق کے اعتبار سے اردو زبان میں اس کی کوئی نظیر نہیں!۔

امامِ اہلِ سنّت کے بارے میں ڈاکٹر اقبال کی رائے

حضراتِ گرامی قدر! آپ کے بارے میں ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا کہ "وہ بے حد ذہین اور باریک بین عالمِ دین تھے، فقہی بصیرت میں ان کا مقام بہت بلند تھا، ان کے فتاویٰ کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اعلی اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ وَر، اور پاک وہند کے کیسے نابغۂ روزگار فقیہ تھے! ہندوستان کے اس دَورِ متاخرین میں ان جیسا طبّاع اور ذہین فقیہ بمشکل ملے گا!"(۱)۔

دعا

اے اللہ! ہم سب کو امام احمد رضا قدّس سرّہٗ کے فُیوض وبرکات سے مالامال فرما، ان کی دینی خدمات سے بھرپور استفادہ کی توفیق نصیب فرما، ہمارے کشمیری و فلسطینی

(۱) "معارف رضا" سالنامہ ۱۹۸۶ء، ڈاکٹر محمد اقبال، ص۱۹۳۔

مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، اُن کے جان ومال اور عزّت وآبرُو کی حفاظت فرما، اور مسئلہ کشمیر کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.